ہے جو شخص مجادلہ کے میدان میں اترنے کے لئے آمادہ ہی نہ ہو اور برسرِ عام اپنے عجز و جہل کا اعتراف کر لے اسے کون شکست دے سکتا ہے۔

آپ کے ایک ساتھی نے اپنے ایک پرجوش خط میں مجھے "مودودا" قرار دے دیا ہے۔ میں اپنے اس محترم بھائی کی خدمت میں بس یہی گذارش کروں گا کہ اگر آپ دھکے دے دے کر بھی ہمیں مخالف کیمپ میں دھکیلنا چاہیں گے تو بھی ہم علماء حق کا دامن چھوڑنے کے نہیں۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ اس مکالمے میں ہم کافی "ڈھیٹ" واقع ہوئے ہیں۔ باقی "حسن ظن" پر شکریہ ادا کرتا ہوں شاید یہی "حسن ظن" ہم ایسے تہی دامنوں کی مغفرت کا ذریعہ بن جائے

دعاؤں کا بے حد محتاج
محمد اسلم شیخوپوری
مدیر ماہنامہ الاشرف، کراچی

آیاتِ قرآنی و احادیث کی توہین

مکرمی مدیر صاحب، سلام مسنون

ملکی اخبارات و رسائل میں قرآنی آیات، احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء کرام علیہم السلام کے اسماء مبارک اکثر شائع ہوتے ہیں۔ یہ اخباری ردّی میں فروخت ہونے کے بعد دکانداروں کے استعمال میں آتے ہیں۔ پھر ان کے ٹکڑے سڑکوں، گلیوں اور بازاروں میں لوگوں کے پاؤں کے نیچے ہوتے ہیں۔ عام طور پر مشاہدہ میں یہ بات آتی ہے اور اس سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اگرچہ اخبارات میں یہ ہدایت بھی موجود ہوتی ہے کہ "آیاتِ قرآنی و احادیث کا احترام کریں۔ اور انہیں محفوظ کریں۔"

یہ ہماری اجتماعی بے حسی اور غفلت ہے۔ ہمارے اس توہین آمیز عمل سے جو اجتماعی وبال عذاب کی صورت میں قوم پر آ رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا مظہر ہے۔ میں اپنے مسلمان بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس گناہ عظیم سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ ایمانی غیرت و حمیت کا ثبوت دیں اور ان اوراقِ مقدسہ کو شریعت کے حکم کے مطابق زمین میں دفن کریں یا دریا میں بہا دیں۔

والسلام
محمد افضل عمار ملتان